رسائل و مسائل

اسلام میں جمہوریت کی حیثیت

سوال: یہ کہا جاتا ہے کہ جمہوریت سرے سے اسلام میں تھی ہی نہیں؟

جواب: یہ بات غلط ہے کہ جمہوریت اسلام میں سرے سے ہے ہی نہیں۔ سورۂ شوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ (ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں)۔ ظاہر ہے کہ خلافت و امارت، جو مسلمانوں کا اہم ترین معاملہ ہے، اُس پر بھی یہی اُصول لاگو ہوگا کہ خلیفہ مسلمانوں کی رائے عام کے مطابق منتخب ہو اور مشورے سے حکومت کرے، لیکن عام رائج الوقت جمہوریت اور اسلام کی جمہوریت میں یہ فرق ہے کہ مغربی جمہوریت میں تو باشندوں کی مجرد اکثریت ہر شے کو جائز و ناجائز اور واجب و ممنوع قرار دے سکتی ہے، مگر اسلام میں مسلمانوں کی اکثریت خدا اور رسولؐ کے حرام کردہ اُمور کو حلال اور حلال کردہ اُمور کو حرام نہیں کرسکتی۔ مثال کے طور پر مسلمانوں کی اکثریت اگر چاہے بھی تو وہ کسی قادیانی، کسی عیسائی بلکہ کسی فاسق و فاجر کو بھی اپنا امیر نہیں بنا سکتی۔ اگر بنالے تو اسلام کی نظر میں یہ امارت جائز نہ ہوگی۔ (ملک غلام علی، رسائل و مسائل، ہفتم بحوالہ ترجمان القرآن، مارچ ۱۹۷۷ء، ص ۱۱۸-۱۲۰)

اسلام اور سیاست

س: خود کو 'روشن خیال' تصور کرنے والے بعض مسلم مفکرین نے ایک نئی اصطلاح ایجاد کی ہے جسے وہ 'سیاسی اسلام' سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک سیاسی اسلام سے مراد ان لوگوں کا اسلام ہے، جو دین میں سیاست کو شامل قرار دیتے ہیں اور دینی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں بھی شامل رہتے ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے یہ نئی